بہتر تارے

یعنی

سوانح حیات شہدائے کربلا ؑ

مؤلفہ

حجۃ الاسلام علامہ الحاج سید نجم الحسن صاحب قبلہ کراروی۔ پشاور

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی۔ اندرون موچی دروازہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وبالنجم ھم یھتدون

دشمناں چوں ریگِ صحرا لاتعد

دوستانِ او بہ یزداں ہم عدد (اقبالؔ)

بہتّر تارے

یعنی

تحفظِ اسلام کی خاطر سرزمینِ کربلا پر سے گزرنے والے آسمانِ وفا کے بہتر تارے، اٹھارہ بنی ہاشم اور حضرت امام حسینؑ کے مختصر حالات

مؤلفہ

سرکار فخر العلما حضرت مولانا الحاج سید محمد مجتبیٰ الحسن صاحب قبلہ کراروی
واعظ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ۔ خطیب شیعہ جامع مسجد پشاور۔ ناظم اعلیٰ آل پاکستان شیعہ مجلس علماء

ناشران

امامیہ کتب خانہ مغل حویلی۔ اندرون موچی دروازہ
لاہور

۲۸۶

پیش گفت

"بہتر تارے" سے مراد آسمانِ وفا کے وہ بہتر ستارے یعنی جاں نثارانِ حسینؑ ہیں جو آفتابِ امامت حضرت امام حسینؑ اور اٹھارہ بنی ہاشم کے ہمراہ زمینِ کربلا پر مٹی میں ملا دیئے گئے، انھیں سید الشہداء حضرت امام حسینؑ اور افضل الشہداء حضرت عباسؑ وغیرہما کی طرح یومِ عاشورا شہید کیا گیا۔ ان کے سر کاٹے گئے اور ان کی لاشوں پر گھوڑے دوڑائے گئے۔ قمقام اور جلاء العیون میں ہے کہ کربلا میں زین العابدینؑ امام محمد باقرؑ حسن مثنیٰ اور مرقع ابن ثمامہ اسدی اور عقبہ ابن سمعان غلام جناب رباب کے علاوہ کوئی نہیں بچا۔ ان شہداء کی زندگی بظاہر ختم ہوگئی لیکن اللہ سے افضال خداوندی ان کا خون خاکِ شفا میں مل کر سجدہ گاہِ خلائق بنا، انھیں حیاتِ جاودانی عطا ہوئی اور ان کی تدفین میں شرکت کے لئے حضرت سرورِ کائنات صلعم جنت سے تشریف لائے۔ (ماتین)

میں نے اس کتاب میں کربلا کے شہداء کا ذکر کیا ہے۔ یعنی سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام، اٹھارہ بنی ہاشم اور ان کے بہتر جاں نثاروں کے مختصر حالات قلمبند کئے ہیں اور ترتیبِ شہادت کے اعتبار و لحاظ سے اصحاب اعزاء، پھر حضرت سید الشہداء کا ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب کے اختتام پر ان شہداء کے اسماء کی ایک فہرست بھی بحوالہ کتب درج کر دی ہے جن کے تذکرے بعض کتابوں میں ملتے ہیں۔

سید نجم الحسن کراروی
کوچہ مولانا صاحب، پشاور سٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

جنگِ کربلا میں حسینی وفاداروں کی جاں نثاری

مجاہد فی سبیل اللہ ایسے کم نظر آئے
قیامت ہو گئیں جنھیں اک اک گھڑی شوقِ شہادت میں

حضرت پیغمبرِ اسلام کے دمِ واپسیں کے واقعات، امیر المومنینؑ کے حالات اور امام حسنؑ کی بے بسی اور ان کی شہادت امام حسینؑ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ بھائی کے بعد آپ نے خاموشی اور گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی۔ امورِ سلطنت میں دخل دینا تو در کنار معمولی معمولی معاملات میں بھی آپ دلچسپی لینے سے احتراز کرتے تھے۔ امیر معاویہ جب ایک ہزار کا لشکر لے کر یزید لعین کی سلطنت کی راہ ہموار کرنے کے لئے نکلے تھے۔ اور مدینہ پہنچ کر امام حسینؑ سے ملے تھے تو آپ نے سوالِ بیعت کے جواب میں فرمایا تھا کہ مجھے یزید لعین سے کوئی دلچسپی نہیں ہے